فون نمبر ۹ ۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

رجسٹرڈ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۶ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۱ ہجرت ۱۳۴۱ ہش | ۱۱ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۰ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۷½ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کیلئے ضروری ہے کہ اُس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے

کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا ۔ تاوقتیکہ وہ صبر میں حد نہ کر دے

”اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ انسان اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اسکو نہ آجاوے ۔ اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہونچنے کے لئے بہت سی مشکلات ہیں اور تکلیفیں ہیں ۔ مگر ان سب کا علاج صبر سے ہوتا ہے ۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر ÷ آرے شود ولیک بخون جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے ۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے ۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے ، یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا ۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے ۔ بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں ۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے ۔ پس اسکو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے ۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا ۔ اپنا ہی نقصان کرے گا ۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا ۔

میں ان باتوں کو کبھی نہیں مان سکتا اور در حقیقت یہ جھوٹے قصے اور فرضی کہانیاں ہیں کہ فلاں فقیر نے پھونک مار کر یہ بنا دیا اور وہ کر دیا ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور قرآن شریف کے خلاف ہے اس لئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ۔

ہر امر کے فیصلہ کے لئے معیار قرآن ہے ۔ دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیارے بیٹے یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے الگ ہو گئے تو آپ چالیس برس تک ان کے لئے دعائیں کرتے رہے ۔ اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا ۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۲۰۵ و صفحہ ۲۰۶)

صدر ایوب کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری

کراچی ۱۰ مئی ۔ کراچی یونیورسٹی نے کل یہاں ایک خاص کانووکیشن میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری دی ۔ بعد ازاں ایک عام کانووکیشن میں ۲۰ ہزار سے زائد طالب علموں کو ڈگریاں دی گئیں ۔ اس تقریب میں گریجوایٹوں ۔ اساتذہ ۔ پروفیسروں ، گورنر ملک امیر محمد خان ۔ سفیروں اور اعلیٰ سرکاری افسروں اور ممتاز شہریوں نے شرکت کی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر قریشی نے اپنی تقریر میں صدر ایوب کی قومی خدمات کو سراہا ۔

صدر ایوب اکتوبر میں نیپال جائیں گے

کھٹمنڈو ۱۰ مئی ۔ نیپال کے انگریزی روزنامہ ”مدرلینڈ“ نے یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان غالباً اکتوبر میں نیپال کا دورہ کریں گے ۔ یاد رہے شاہ مہندرا نے اپنے دورۂ پاکستان کے دوران صدر ایوب کو نیپال آنے کی دعوت دی تھی ۔ جسے صدر ایوب نے منظور کر لیا تھا ۔

صدر ایوب راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۱۰ مئی ۔ صدر ایوب کل شام کراچی سے راولپنڈی واپس پہنچ گئے ۔ وزیر ایندھن و قدرتی وسائل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر مواصلات مسٹر ایف ایم خان بھی صدر کے وائیکاؤنٹ سے راولپنڈی واپس آگئے ۔

— ڈھاکہ ۱۰ مئی ۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر غلام فاروق آج بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ پہنچنے والے ہیں ۔ وہ کل جمعہ کے روز صبح ۹ بجے اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں گے ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار رحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ مئی ۶۲ء

دین اسلام کی حقیقت اور اس حقیقت تک پہنچنے کے وسائل

قسط ۲

حکیم محمد لطیف صاحب جو ایک ہفت روزہ میں ایک مضمون بعنوان "صوفیاء کے مشاہدہ و مکاشفہ کی حقیقت" قسط وار شائع کر رہے ہیں ان کے طرز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ "احمدیت" بھی ایک ایسی صوفیانہ تحریک ہے جیسی کہ دوسری صوفیانہ تحریکیں مسلمانوں میں عجمیت کے زیر اثر رواج پا گئی ہیں حالانکہ اگر وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء خاص کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریرں مطالعہ کرتے تو انھیں معلوم ہو جاتا کہ احمدیت کو رواجی تصوف اور صوفیا کی تحریکوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اس تعلق میں ذیل میں ہم صرف ایک حوالہ "احمدیت کا پیغام" مصنفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے درج کرتے ہیں حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں :-

"بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ کی تحریک بھی ویسی ہی ہے جیسے آج کل کے صوفیاء وغیرہ کی تحریک ہوتی ہے کہ وہ ظاہری طور پر نماز روزہ پر زور دیتے ہیں اور اچھے بھلے آدمیوں کو خلوت میں بٹھا کر پردہ نشین عورتوں کی طرح بنا دیتے ہیں اگر آپ ایسا کرتے تو یقیناً آپ بھی مغز کے نام سے ایک قشر کے حصول کی تحریک کرتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا آپ نے جہاں دینی احکام پر زور دیا وہاں اس بات پر بھی زور دیا کہ دین اللہ کی طرف سے اس لئے آیا کرتا ہے کہ وہ انسان کے ذہن کو جلا بخشے اور اس کے دماغ کو منور کرے اور اس کی عقل کو تیز کرے آپ نے کہا جو شخص سچے طور پر دین پر عمل کرتا ہے اور بناوٹ سے کام نہیں لیتا دین اس کے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرتا ہے دین اس کے اندر قوت عملیہ پیدا کرتا ہے اور دین اس کے اندر ایثار اور قربانی کا مادہ پیدا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم دین کو اختیار کرو تم نمازیں پڑھو تم روزے رکھو۔ حج کرو زکوٰۃ دو لیکن وہ نمازیں پڑھو جو قرآن نے بتائی ہیں اور وہ روزے رکھو جو قرآن نے بتائے ہیں اور وہ حج کرو جو قرآن نے بتایا ہے اور وہ زکوٰۃ دو جو قرآن نے بتائی ہے قرآن کریم تم سے انکھ بند کر کے جھکنے کا مطالبہ نہیں کرتا نہ وہ تم سے بھوکے رہنے کا مطالبہ کرتا ہے نہ اپنا ملک بے فائدہ چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے نہ اپنا مال گنوانے کا مطالبہ کرتا ہے قرآن کریم تو نماز کے متعلق یہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ۔ نماز تم سے فحشا اور منکر کو ترک کرا دیتی ہے پس اگر وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو نماز کا قرآن کریم نے بتایا ہے تو تمہاری نماز نماز نہیں ہے اور روزے کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ روزہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا تمہارے اندر تقویٰ اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوں پس اگر تم روزے رکھتے ہو اور یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ تمہاری نیت درست نہیں اور تم روزہ نہیں رکھتے بلکہ تم اپنے آپ کو بھوکا رکھتے ہو اور خدا تعالیٰ کو تمہارا بھوکا رکھنا تو مطلوب نہیں اور حج کے لئے فرماتا ہے کہ یہ بغاوت کے خیالات کو روکنے اور باہمی جھگڑوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے پس حج رفث اور فسق اور جدال کو روکنے کے لئے ہے اور زکوٰۃ کے لئے فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا۔ زکوٰۃ تزکیہ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار کے لئے مقرر کی گئی ہے پس جب تک یہ نتائج پیدا نہ ہوں تمہارا حج اور تمہاری زکوٰۃ صرف دکھاوے کے ہیں پس تم نماز پڑھو روزہ رکھو حج کرو زکوٰۃ دو مگر تمہاری نماز و روزے اور حج کو میں تب تسلیم کروں گا جب ان کا نتیجہ نکلے اور تم فحشا اور منکر سے بچو اور تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو اور رفث اور فسوق اور جدال سے کلی طور پر دور ہو جاؤ اور تزکیہ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار تم کو حاصل ہو لیکن جس شخص کے اندر یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوگا میں اسے اپنی جماعت میں نہیں سمجھوں گا کیونکہ اس نے قشر کو اختیار کیا مغز کو اختیار نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کا مقصود تھا اسی طرح تمام باقی عبادات کے متعلق آپ نے مغز پر زور دیا اور فرمایا کہ اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں ہے جو حکمت کے بغیر ہو خدا تعالیٰ آنکھوں کو نظر نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ دل کو نظر آتا ہے خدا تعالیٰ ہاتھوں سے نہیں چھوا جاتا خدا تعالیٰ کو محبت سے چھوا جاتا ہے پس مذہب کی غرض یہ نہیں کہ وہ صرف آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرے بلکہ جب کبھی وہ آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرتا ہے تو وہ دل اور جذبات کو صاف کرنے کے لئے حکومت کرتا ہے تاکہ وہ قوتیں انسان کے اندر پیدا ہوں جن سے وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ سکے اور جن سے وہ خدا تعالیٰ کو چھو سکے اور وہ قوتیں پیدا ہوں کہ جن سے وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سن سکے غرض ان باتوں پر زور دے کر آپ نے ایک نیا راستہ اسلام کی ترقی کے لئے کھول دیا ہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ گو ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہوئی مگر ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی جس نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور اسلام کی روحانی ترقی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنی شروع کر دی آپ لوگ سوچیں تو سہی کہ کہاں احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اور کہاں عام مسلمانوں کا عظیم الشان گروہ لیکن اسلام کی اشاعت اور اس کی ترقی کے لئے جو کچھ احمدیہ جماعت کر رہی ہے کیا باقی مسلمان جو ان سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں ان سے نصف حصہ یا چوتھا حصہ بھی کر رہے ہیں"

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۳۸-۳۹-۴۰)

اس حوالے سے امید ہے کہ حکیم صاحب اور ان کے ہم خیال سمجھ لیں گے کہ احمدیت کوئی رواجی صوفیوں کی تحریک نہیں ہے بلکہ یہ خالص اسلامی تحریک ہے جس کی بنیاد قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر استوار ہو رہی ہے اس میں نہ تصور شیخ ایسی باتیں ہیں اور نہ ایسے وظائف ہیں جن کا رواج رواجی صوفیاء کے ہاں ملتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صوفیاء کے ان مصنوعی طریقوں کی سخت مخالفت کی ہے اور ان کی سطحیات کا پول کھولا ہے آپ نے عین اسلامی نفسیاتی طریق سے ان کا پول کھولا ہے اور ایسے نشانات قائم کئے ہیں جن سے تعلق باللہ کی واردات کو عام نفسیاتی دھوکوں سے آسانی کے ساتھ ممیّز کیا جا سکتا ہے۔

دوسرا مغالطہ جو حکیم صاحب نے کھایا ہے وہ اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ فرائڈ وغیرہ مغربی ماہرین نفسیات کی بعض باتوں کا بھی شدھ بدھ علم رکھتے ہیں چنانچہ آپ کو تحلیل نفسی کے اصولوں سے بڑی رغبت معلوم ہوتی ہے اور شعور و لاشعور کی بحث میں جا پڑتے ہیں آپ کو اتنی عقل نہیں کہ اگر تحلیل نفسی کے اصولوں پر آنکھ بند کر کے دین کی باتوں کو تولا جانے لگے تو اسلام ہی نہیں بلکہ تمام دین کی بنیاد ہی متزلزل ہو جاتی ہے۔

تیسرا مغالطہ آپ کو "ایمان بالغیب" کے متعلق لگا ہے آپ کے خیال میں مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے ایمان بالغیب کی بنیاد اکھڑ جاتی ہے اور آپ یہ خیال نہیں کرتے اس طرح بھی دین کی بنیاد جو "نبوت" پر قائم ہے زمین پر آ رہتی ہے کیونکہ نبوت کی بنیاد تو ہے ہی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ پر تاہم قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کہ نہیں؟ اگر ایمان بالغیب کے یہ معنی ہیں کہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کوئی چیز نہیں تو انبیاء علیہم السلام کی فلاح بھی ناممکن ہے کیونکہ کوئی نبی مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے بغیر نبی نہیں ہو سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ نے قرآن کریم کے شروع میں

ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ
فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ
الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ

تو پڑھ لیا ہے مگر اس پر کبھی غور نہیں کیا یہاں تو صرف یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم متقیوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے یعنی اس کتاب سے متقی لوگ ایسی ہدایت پا سکتے ہیں جو ان کو "فلاح" کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے اور انسان کی فلاح کیا ہے، وہ قرآن کریم ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاح کا انتہائی درجہ "لقاء اللہ" ہے یعنی انسان کی فلاح یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ مل جائے خواہ اس دنیا میں ملے یا آخرت میں گویا اللہ تعالیٰ کی کتاب اس لئے نازل ہوئی ہے کہ اس میں ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو فلاح یعنی لقاء اللہ کے طالب ہیں یہی بات اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں بجگہ دوسرے پیرائے میں بیان فرمائی ہے

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا
لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

(عنکبوت آیت ۷۰)

یعنی جو لوگ ہمارے لئے جد و جہد کرتے ہیں ہم اپنے رستوں کی طرف ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا گویا متقی لوگوں کی اگلی منزل ہے متقی کے لئے ترقی کرنے کا راستہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں بیان کر دیا ہے

"الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ
وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ
مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ
وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ
اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ
وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ"

اس سے ظاہر ہوا کہ ایمان بالغیب ہی کافی نہیں ہے بلکہ متقی کی ہدایت کے لئے اقامت الصلوٰۃ انفاق اور رسالت پر ایمان اور آخرت پر ایقان ضروری ہیں۔ جب یہ سب باتیں اس میں ہوں تو پھر وہ فلاح پاتا ہے یعنی اس کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ بعض انسانوں کے ساتھ پہلے بھی مکالمہ و مخاطبہ کرتا رہا ہے اور اب بھی کرتا ہے۔ (باقی صفحہ ۴)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قیمتی ارشادات

مرتبہ - مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ

اپنے بھائی کیلئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہرگز کوئی حقیقی مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو کہ وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔

تشریح۔ کیا ہی مبارک ارشاد ہے اور کتنے ہی مختصر مگر جامع الفاظ ہیں۔ یہ حدیث مواسات اخوت۔ مساوات اور باہمی تعلق کے لئے بہترین مشعل راہ ہے۔ اگر اس ارشاد نبوی کو انسانی زندگی کے ہر پہلو میں مد نظر رکھا جائے تو بغض و کدورت اور حسد کا نشان ہی مٹ جائے اور معاشرہ کے باہمی تنازعات و مخاصمات میں بہت حد تک کمی آجائے۔ ایک چیز جو تم کو پسند نہیں ہے۔ اور تمہارے نزدیک اس کے استعمال یا اختیار کرنے میں سراسر ضرر اور خطرہ ہے۔ یا مشکلات کا اندیشہ ہو سکتا ہے تم اس سے خود بچنا چاہتے ہو۔ مگر دوسرے کو اس میں مبتلا کر کے خوش ہوتے ہو۔ یہ امور ایسے ہیں جو انسانی آداب و اخلاق کے خلاف ہوتے ہیں اور ایک مسلمان کو تو اس سے کوسوں دور ہونا چاہیئے۔ باہمی امن و تعلقات کا صرف یہی کامیاب اور عملی ذریعہ ہے

میت پر بکثرت گریہ کی ممانعت

عن انس رضی اللہ عنہ قال: مر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی امرأۃ تبکی عند قبر، فقال اتقی اللہ واصبری، فقالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی و لم تعرفہ، فقیل لھا۔ انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین، فقالت لم اعرفک، فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولیٰ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا۔ جو قبر کے پاس ماتم کر رہی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالےٰ سے ڈر اور صبر کر اس خاتون نے (غم کی حالت میں) کہا کہ آپ پیچھے ہٹ جائیں۔ جس قسم کی مصیبت کا سامنا مجھ کو پڑا ہے۔ آپ کو نہیں ہوا۔ یہ عورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانتی نہ تھی۔ جب اس خاتون کو بتلایا گیا کہ آپ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ تو یہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آئی اس خاتون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہو کر کہا کہ میں تو حضور کو پہچان نہ سکی۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کا حقیقی اجر تو تازہ صدمہ کے وقت ہی ہوتا ہے۔

تشریح۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عورت کثرت گریہ سے قبرستان میں آنے والے لوگوں کی توجہ کو ملتفت کر رہی تھی۔ صرف آنسو بہانا منع نہیں ہے بلکہ کثرت سے نوحہ و ماتم کرنا اور گریبان کے کپڑے پھاڑ دینا۔ بالوں کو نوچنا اور چھاتی پیٹنا اور منہ پر طمانچے مارنا اور ماتم میں زیادتی کرنا یہ نہ صرف اسلامی اخلاق و آداب کے خلاف ہے۔ بلکہ اس کا اثر انسان کے اعصاب۔ ذہن اور دل پر انتہائی المناک ہوتا ہے۔ اور یہی ماتم نفسیاتی لحاظ سے بعض اوقات انسان کو ناکارہ کر دیتا ہے۔ ویسے قبرستان میں جانے کی سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتا ہے کہ وہ اشخاص جو میرے دوست تھے اور ہمنشیں تھے۔ آج وہ سینکڑوں من مٹی کے نیچے مدفون ہیں اور شہر خموشاں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہی انجام جلد یا بدیر میرا ہوگا۔ اور یقیناً ہوگا۔ موت کے وقت ڈاکٹروں کے ٹیکے اور اطباء کی گولیاں ناکام ہو جاتی ہیں۔ اور موت فتح حاصل کر لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھو کیونکہ موت کو یاد رکھنے سے انسان بہت سی کوتاہیوں اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کی ذہنی صلاحیتیں عملی صورت اختیار کر کے اس کی زندگی کو کامیاب بنا دیتی ہیں :

صحت اور فارغ البالی سے فائدہ اٹھایا جائے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس - الصحۃ والفراغ

(بخاری)

ترجمہ:- حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتیں ان کے لئے قابل قدر ہیں یعنی صحت اور فارغ البالی مگر اکثر لوگ گھاٹے میں رہتے ہیں اور ان نعمتوں کی پوری طرح قدر نہیں کرتے۔

تشریح:- صحت حقیقی دولت ہے اور صحت کی حالت میں انسان بہت سے مفید اور تعمیری کام کر سکتا ہے جو اپنے لئے اور مفاد عامہ کے لئے ہوتے ہیں اور جو خرابی صحت، اور کمزوری یا کسی معذوری کی صورت میں نہیں ہو سکتے صحت کی زندگی انسان کو خوش و خرم رکھتی ہے اور وہ اپنے ذوق و شوق کے مطابق ہر کام بخوبی کر سکتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص فارغ البال ہے تو وہ اپنے مال سے کئی مفید کام سر انجام دے سکتا ہے رفاہ عامہ کے لئے کاموں میں شمولیت کر سکتا ہے اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کر کے ان کی دلجوئی کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتا ہے اور اپنی عزت کو چار چاند لگا سکتا ہے۔ مندرجہ بالا قابل رشک دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی بناء پر ابن آدم نافع الناس ہو سکتا ہے لیکن بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ لوگ ان دو نعمتوں کی پوری طرح قدر نہیں کرتے حالانکہ یہ جسمانی اور مادی نعمت زندگی کا اہم ترین اور قابل قدر حصہ ہیں ان مذکورہ بالا دو نعمتوں کے عملی نتائج انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے بہت ہی خوش کن ہیں۔

دیندار عورت سے شادی

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک (متفق علیہ)

تشریح۔ تجربہ اور مشاہدہ نے بتا دیا ہے کہ مرد اور عورت کے کامیاب باہمی تعلقات کی بنیاد عورت کے دیندار ہونے میں ہے۔ اگر دینداری کے ساتھ عورت اپنے اندر اور خوبیاں بھی رکھتی ہو۔ تو یہ امر زیادہ خوشکن ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایک عورت . . . . دیندار نہیں ہے۔ اور اس کا خاوند دیندار ہے۔ اور فرائض دینیہ کی ادائیگی میں وہ خاص شغف رکھتا ہے مگر اس کی اہلیہ اس خوبی سے عاری ہے۔ تو مرد و عورت کے تعلقات کامیاب نہیں ہو سکتے اور زندگی تلخ گزرے گی اور ایسا شخص زندہ ہی دوزخ میں زندگی گزارتا ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لفظ فاظفر میں تاکیدی طور پر فرمایا ہے کہ ازدواجی تعلقات کی کامیابی میں اس امر کو بنیادی اہمیت حاصل ہے :

نماز اور خطبہ میں اعتدال ہونا چاہیئے

عن ابی عبد اللہ جابر ابن سمرۃ ... رضی اللہ عنھما قال کنت اصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... صلاتہ قصد ...

نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی اور مرکزی آرگن الفضل کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے بعض احباب کی ملاقاتیں

(از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ)

ماہ اپریل میں حضور کی طبیعت گرمی کی وجہ سے زیادہ اچھی نہیں رہی چونکہ صبح کے وقت نسبتاً حضور کی طبیعت [illegible] ملاقاتوں کی تفصیل درج ذیل [illegible] کی جاتی ہے۔

۱۔ چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری ملاقات کے لئے تشریف لائے حضور نے ان کو دیکھتے ہی ان کے والد محترم نواب چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم کے متعلق بعض امور کا ذکر فرمایا اور ان کی خدمات کے سلسلہ کا ذکر فرمایا اور ان کے دیگر عزیزان کا بھی ذکر فرمایا جو حیدرآباد سندھ میں مقیم ہیں۔

۲۔ مکرم حاجی محمد فاضل صاحب نیروز پور (صحابی) حضور کی ملاقات کے لئے آئے اور حضور کو ربوہ کے متعلق اپنی پنجابی نظم کے چند شعر سنائے جس سے حضور بہت محظوظ ہوئے۔

۳۔ مکرم سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ مع مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں افتاء کمیٹی کا ایک فتویٰ برائے تصدیق لے کر حاضر ہوئے وہ فتویٰ حضور کو مکمل طور پڑھ کر سنایا گیا حضور نے تصدیق فرمائی اور دستخط فرمائے یہ فتویٰ عید اور جمعہ کے اکٹھے ہو جانے کی صورت میں طریق اسلامی کے متعلق تھا۔

۴۔ مکرم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب حضور سے ملاقات کے لئے کمرہ ملاقات میں داخل ہوئے تو حضور نے ان کے دیکھتے ہی فرمایا کہ آپ کو تو میری ساس نے بیٹا بنایا ہوا تھا مکرم بھائی جی نے تصدیق کی ہاں واقعی مکرمہ والدہ صاحبہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ رضی نے ان کو بیٹا بنایا ہوا تھا۔ اور وہ بہت خیال رکھتی تھیں پھر حضور نے فرمایا کہ آپ کا ایک بیٹا سرگودھا میں ڈاکٹر بھی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں حافظ مسعود احمد ڈاکٹری کی دکان کرتے ہیں۔

۵۔ پیر عبدالعلی صاحب سندھ کے علاقہ سے حضور سے ملنے کے لئے آئے تو حضور نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا کہ آپ تو حافظ روشن علی صاحب مرحوم کے رشتہ داروں میں سے ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں میں حافظ صاحب مرحوم کا بھتیجا ہوں پیر عبدالعلی صاحب حیران ہوئے کہ وہ کئی سالوں کے بعد حضور سے ملے ہیں لیکن حضور نے ان کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۶۔ مکرم عبدالعزیز صاحب ڈار حضور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے حضور نے فرمایا کہ کشمیر میں ان کے باغات تھے پھر ان کے والد عمر ڈار صاحب اور ان کے بڑے بھائی رحمٰن ڈار صاحب کا نام لیکر ان کے حالات دریافت فرماتے رہے۔

وخطبتہ قصداً۔ (مسلم)

ترجمہ:- ابی عبداللہ جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازوں کو ادا کیا کرتا تھا (اس مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں) کہ آپ کی نماز اور خطبہ بھی متوسط یعنی درمیانی ہوا کرتا تھا۔

تشریح:- اسلام میں نماز کا فلسفہ یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کے حضور پنج وقت کھڑا ہو کر بڑے انکسار کے ساتھ عبادت کر کے زندگی کے ہر شعبہ میں تقویٰ کی روح قائم کرے اور روحانی سکون حاصل کرے دنیا میں انسان کو بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں بلکہ اپنے بچوں کی نگہداشت بھی کرنی ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان نماز میں اعتدال قائم رکھے فریضہ نماز روزانہ ادا کرنا پڑتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس میں لذت اور روحانی سرور باقاعدہ ہمیشہ حاصل ہونا چاہئے اس لئے ضروری ہے کہ امام الصلوٰۃ اس امر کو پیش نظر رکھے کہ میرے پیچھے کئی مقتدی ایسے بھی ہیں کہ جن کو ضروری کام ہوں گے ہر شخص کو اپنے مقررہ کام کرنے ہوتے ہیں اسی طرح اگر امام خطبہ لمبا کر دے تو سامعین اس لمبے خطبہ سے اکتا جائیں گے اس کے مواعظ و نصائح کا اثر برعکس ہوگا بعض لوگ لمبے خطبے کی وجہ سے سو جاتے ہیں نیز جمعہ کے دن کئی لوگ باہر کے دیہات اور مقامات سے آتے ہیں ان کو نماز پڑھ کر اپنے گاؤں واپس جانا ہوتا ہے نیز نماز میں بچے بوڑھے اور کمزور بھی ہوتے ہیں امام کا فرض ہے کہ ان امور کا خیال رکھے اور نماز خطبہ میں اعتدال کا خیال رکھے یہ حدیث ائمۃ الصلوٰۃ اور خطیب صاحبان کے لئے شمع راہ ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ مختصر ہوتا تھا مگر انتہائی جاذب اور موثر ہوتا تھا

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

اب دیکھنا یہ ہے کہ ایسا ایمان کس طرح پیدا ہو سکتا ہے اس کو سمجھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ حقیقۃ الوحی سے ملاحظہ فرمایئے آپ فرماتے ہیں:-

"ہاں عنایت ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تخم ریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد میں یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے کہ کبھی کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں تا وہ معلوم کر سکیں کہ ان کے لئے آگے قدم رکھنے کے لئے ایک راہ کھلی ہے لیکن ان کی خوابوں اور الہاموں میں خدا کی قبولیت اور محبت اور فضل کے کچھ آثار نہیں ہوتے اور نہ ایسے لوگ نفسانی نجاستوں سے پاک ہوتے ہیں اور خوابیں محض اس لئے آتی ہیں کہ تا ان پر خدا کے نبیوں پر ایمان لانے کے لئے ایک حجت ہو کیونکہ اگر وہ سچی خوابوں اور سچے الہامات کی حقیقت سمجھنے سے قطعاً محروم ہوں اور اس بارے میں کوئی ایسا علم جس کو علم الیقین کہنا چاہیئے ان کو حاصل نہ ہو تو خدا تعالیٰ کے سامنے ان کا عذر ہو سکتا ہے کہ وہ نبوت کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے تھے کیونکہ اس کوچہ سے بکلی ناآشنا تھے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ نبوت کی حقیقت سے ہم محض بے خبر تھے اور اس کے سمجھنے کے لئے ہماری فطرت کو کوئی نمونہ نہیں دیا گیا تھا پس ہم اس مخفی حقیقت کو کیونکر سمجھ سکتے اس لئے سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا کی بنا ڈالی گئی اس طرح پر جاری ہے کہ نمونہ کے طور پر عام لوگوں کو قطع نظر اس سے کہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں اور صالح ہوں یا فاسق ہوں اور مذہب میں سچے ہوں یا جھوٹا مذہب رکھتے ہوں کسی قدر سچی خوابیں دکھلائی جاتی ہیں یا سچے الہام بھی دیئے جاتے ہیں تا ان کا قیاس اور گمان جو محض نقل اور سماع سے حاصل ہے علم الیقین تک پہنچ جائے اور تا روحانی ترقی کے لئے ان کے ہاتھ میں کوئی نمونہ ہو اور حکیم مطلق نے اس مدعا کے پورا کرنے کے لئے انسانی دماغ کی بناوٹ ہی ایسی رکھی ہے اور ایسے روحانی قویٰ اس کو دیئے ہیں کہ وہ بعض سچی خوابیں دیکھ سکتا ہے اور بعض سچے الہام پا سکتا ہے مگر وہ سچی خوابیں اور سچے الہام کسی وجاہت اور بزرگی پر دلالت نہیں کرتے بلکہ وہ محض نمونہ کے طور پر ترقی کے لئے ایک راہیں ہوتی ہیں اور اگر ایسی خوابوں اور ایسے الہاموں کو کسی بات پر کچھ دلالت ہے تو صرف اس بات پر کہ ایسے انسان کی فطرت صحیح ہے بشرطیکہ جذبات نفسانیہ کی وجہ سے انجام بد نہ ہو اور ایسی فطرت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر درمیان میں روکیں اور حجاب پیش نہ آجائیں تو وہ ترقی کر سکتا ہے جیسے مثلاً ایک زمین ہے جس کی نسبت بعض علامات سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے نیچے پانی ہے مگر وہ پانی زمین کی کئی تہوں کے نیچے دبا ہوا ہے اور کئی قسم کا کیچڑ اس کے ساتھ ملا ہوا ہے اور جب تک ایک پوری مشقت سے کام نہ لیا جائے اور زمین کو کئی دنوں تک کھودا نہ جائے تب تک وہ پانی مشفاف اور شیریں اور قابل استعمال نہیں نکل سکتا پس یہ کمال حماقت اور نادانی اور بدبختی ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ انسانی کمال بس اسی پر ختم ہے کہ کبھی کوئی سچی خواب آجائے یا سچا الہام ہو جائے بلکہ انسانی کمال کے لئے اور بہت سے لوازم اور شرائط ہیں اور جب تک وہ متحقق نہ ہوں تب تک یہ خوابیں اور الہام بھی مکر اللہ میں داخل ہیں خدا ان کے شر سے ہر ایک سالک کو محفوظ رکھے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹،۸)

حکیم صاحب دیکھئے یہ ہے صحیح اسلامی علم النفسیات جس سے ایمان بالغیب بھی رہتا ہے اور "نبوت" بھی قائم رہتی ہے ورنہ شعور اور غیر شعور کا فلسفہ تو ایسا ہے جس سے نہ ایمان بالغیب باقی رہتا ہے اور نہ نبوت کو کوئی ٹھکانا مل سکتا ہے یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات غیر محیط اور لامحدود ہے اکبر الہ آبادی سے

جو سمجھ میں آگیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا
ذہن میں جو گھر گیا لا انتہا کیونکر ہوا

اس لئے محض مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے اللہ تعالیٰ پر ایمان بالغیب زائل نہیں ہوتا بلکہ مکالمہ مخاطبہ سے جہاں انسان کا یقین حق الیقین کے درجہ تک پہنچتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی حقیقت کا غیر محیط اور لامحدود ہونا بھی ثابت ہوتا ہے پھر غور فرمائیے کہ انبیاء علیہم السلام کو فلاح حاصل ہوگی نا اگر فلاح کے لئے ایمان بالغیب لازمی ہے تو انبیاء علیہم السلام جن کو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہوتا ہے فلاح پا نہیں سکیں گے کیونکر آپ کے زعم میں مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے بشر کا ایمان بالغیب زائل ہو جاتا ہے اور انبیاء علیہم السلام بھی بشر ہوتے ہیں حکیم صاحب اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل کلام پر بھی کبھی غور کر لیں

وما کان لبشر ان یکلمہ اللّٰہ (شوریٰ)

یہاں حکیم صاحب کے استفادہ کے لئے اسلامی نفسیات کا ایک اعجازی حوالہ اور بھی نقل کیا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اوپر کی محولہ عبارت کے آگے فرماتے ہیں:-

"اس جگہ الہام کے فریفتہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وحی دو قسم کی ہے وحی الابتلاء اور وحی الاصطفاء۔ وحی الابتلاء بعض اوقات موجب ہلاکت ہو جاتی ہے جیسا کہ بلعم اسی وجہ سے ہلاک ہوا۔ مگر صاحب وحی الاصطفاء کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ اور وحی الابتلاء بھی ہر ایک کو حاصل نہیں ہوتی بلکہ بعض انسانی طبیعتیں ایسی بھی ہیں کہ جیسے جسمانی طور پر بہت سے لوگ گونگے اور بہرے اور اندھے پیدا ہوتے ہیں ایسا ہی بعض کی روحانی قوتیں کالعدم ہوتی ہیں اور جیسے اندھے دوسروں کی رہنمائی سے اپنا گزارہ کر سکتے ہیں ایسا ہی یہ لوگ بھی کرتے ہیں لیکن بوجہ عام شہادت کے جو بداہت کا حکم رکھتی ہے ان کو ان واقعات حقہ سے انکار نہیں ہو سکتا اور نہیں کہہ سکتے کہ دوسرے تمام لوگ بھی ان کی طرح اندھے ہی ہیں جیسا کہ ہر روز مشاہدہ میں آتا ہے کہ کوئی اندھا اس بات پر جھگڑا نہیں کر سکتا کہ سوجاکھا ہونے کا دعویٰ کرنے والے جھوٹے ہیں اور نہ اس سے انکار کر سکتا ہے کہ بجز اس کے ہزاروں آدمیوں کی آنکھیں موجود ہیں کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ وہ لوگ اپنی آنکھوں سے کام لیتے ہیں اور وہ کام کر سکتے ہیں جو اندھا نہیں کر سکتا ہاں اگر کوئی ایسا زمانہ آتا جس میں سب لوگ اندھے ہی اندھے ہوتے اور ایک بھی سوجاکھا نہ ہوتا تب اس بحث کے پیدا ہونے کے وقت کہ گزشتہ زمانوں میں سے کوئی ایسا زمانہ بھی تھا کہ اس میں سوجاکھے بھی پیدا ہوتے تھے اندھوں کو انکار اور لڑائی جھگڑے کی بہت گنجائش تھی بلکہ میرے خیال میں ہے کہ انجام کار اس بحث میں اندھوں کی ہی فتح ہوتی کیونکہ جو شخص صرف گزشتہ زمانہ کا ہی حوالہ دیتا ہے اور جن انسانی طاقتوں اور کمالات کا اس کو دعویٰ ہے وہ کسی انسان میں دکھلا نہیں سکتا اور کہتا ہے کہ وہ قوتیں اور طاقتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں ایسا شخص تو تحقیق کی رو سے آخر کار جھوٹا ہی ٹھہرتا ہے کیونکہ جس حالت میں فیاض مطلق نے جو کچھ انسانی فطرت کے جسمانی حصہ کو قوتیں عطا کی تھیں جیسے قوت باصرہ، سامعہ، شامہ، لامسہ، حافظہ، متفکرہ وغیرہ وہ اب تک انسانوں میں پائی جاتی ہیں تو پھر کیونکر خیال کیا جائے کہ جو روحانی قوتیں انسانوں میں پہلے زمانوں میں تھیں اس زمانہ میں تمام قوتیں ان کی فطرت سے مفقود ہو گئی ہیں۔ حالانکہ وہ قوتیں جسمانی قوتوں کی نسبت تکمیل نفس انسان کے لئے زیادہ تر ضروری ہیں اور کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس حالت میں کہ مشاہدہ ثابت کر رہا ہے کہ وہ مفقود نہیں ہوئیں اس سے ظاہر ہے کہ کس قدر وہ مذہب سچائی سے دور ہیں کہ یہ تو ان کو اقرار ہے کہ انسانی فطرت کی جسمانی اور معقولی قوتیں اب بھی ایسی ہی ہیں جیسا کہ پہلے تھیں مگر اس سے وہ منکر ہیں کہ انسانوں میں روحانی قوتیں اب بھی ایسی ہی پائی جاتی ہیں جیسا کہ پہلے تھیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰،۹)

لجنہ اماء اللہ لائلپور کے زیر اہتمام
خواتین کا کامیاب جلسہ سیرۃ النبیؐ

حضرت رسول پاک کے اخلاق فاضلہ پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا کی جامع اور پُر اثر تقریر

مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۲ء کو لجنہ اماء اللہ لائلپور کے زیر اہتمام کوٹھی مکرم شیخ محمد محسن صاحب مرحوم مغفور میں خواتین کا ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ) خاص طور پر اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ربوہ سے لائلپور تشریف لائیں اور آپ نے اس جلسہ میں ایک نہایت جامع۔ مبسوط اور اثر انگیز تقریر فرمائی۔

یہ جلسہ پونے دس بجے صبح کوٹھی مکرم شیخ محمد محسن صاحب مرحوم میں زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ جس کے بعد ایک بچی شفقت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حمیدہ بانو صاحبہ نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ لائلپور (بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب مرحوم) کا تعارفی نوٹ پڑھ کر سنایا۔ جس میں آپ نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا تعارف کراتے ہوئے جلسہ کی غرض وغایت واضح کی۔ بعد ازاں محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم اے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر۔ محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ نے حضورؐ کا دشمنوں سے سلوک اور محترمہ آمنۃ الرشید شوکت صاحبہ نے صحابہ کرام کا حضور صلعم سے عشق کے موضوع پر تقریریں کیں۔ شاہدہ بانو صاحبہ اور امۃ القیوم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ بعد ازاں حضرت ام متین صاحبہ نے اپنی تقریر "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" کے موضوع پر شروع فرمائی۔ آپ نے نہایت دل نشین انداز میں مثالیں پیش کر کے ثابت کیا کہ ہر پہلو اور ہر جہت سے ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اخلاق فاضلہ کے انتہائی بلند مقام تک پہنچے ہوئے تھے۔ آپ کی نہایت جامع اور اثر وجذب میں ڈوبی ہوئی تقریر ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔ جبکہ سامعات کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ وہ اوّل سے آخر تک انتہائی اشتیاق اور انہماک کے ساتھ سنتی رہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد بالآخر قریباً پونے ایک بجے دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں احمدی مستورات کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مبائع خواتین بھی تشریف لائیں اور گہرا اثر لے کر واپس گئیں۔

اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد حسن صاحب مرحوم کی ان تھک مساعی اور حسن انتظام کا خاص حصہ تھا۔ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ مقامی حمیدہ بانو صاحبہ سیکرٹری صادقہ صاحبہ اور بعض دیگر کارکنان کا تعاون بھی انہیں حاصل تھا۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء

(نامہ نگار)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے زیر اہتمام یوم خلافت پر تقریری مقابلے

۲۷ مئی بروز اتوار انشاء اللہ العزیز مسجد نور ملحقہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں مغرب کی نماز کے بعد "یوم خلافت" کے موضوع پر مندرجہ ذیل شکل میں انعامی تقریری مقابلے منعقد ہونگے

۵ سے ۷ منٹ کی تقریر جماعت دہم تک کے تمام احمدی طلباء (بشمولیت ان طلباء کے جو امسال سیکنڈری بورڈ کے امتحان میں شامل ہو چکے ہیں) مقابلہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔

موضوع تقریر: ۱ برکات خلافت یا خلافت کی ضرورت اور اہمیت جماعت احمدیہ میں

۷ سے ۹ منٹ کی تقریر - میٹرک اور میٹرک سے اوپر بشمولیت طلباء جامعہ احمدیہ - تمام احمدی طلباء اور غیر طلباء حضرات شامل ہو سکتے ہیں۔

موضوع:- جماعت احمدیہ کا نظام خلافت ہی صحیح اسلامی خلافتی نظام ہے۔ یا خلافت احمدیہ کا نظام "الوصیت" کے عین مطابق ہے۔

ہر دو حصوں میں اوّل اور دوم آنے والے مقررین کو معقول انعام دیا جائے گا۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے مقررین اپنے نام اور پتہ سے سٹاف سیکرٹری کو ۲۵ مئی تک اطلاع دے دیں باہر سے آنے والے مقررین کا طعام قیام سکول کے ذمہ ہوگا۔

ایک بہائی خاندان احمدیت کی آغوش میں

ذیل کا خط ہمیں برائے اشاعت موصول ہوا ہے۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک خاندان کو بہائی ازم سے نکال کر اسلام کے نور سے منور کیا ہے۔ (ادارہ)

جناب عالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

عرض ہے کہ ہم لوگ تقریباً پانچ سال سے بہائی بن گئے تھے۔ جس شخص کے ذریعہ ہم بہائی ہوتے تھے۔ وہ دو سال کے بعد انتقال کر گئے۔ انتقال کے $2\frac{1}{2}$ سال کے بعد میں نے اور میری بیوی نے ایک رات خواب میں ان کو دیکھا۔ میں نے انہیں جنگل میں دیکھا تھا میری بیوی نے مکان میں۔ فرق صرف اتنا ہی ہے۔ ورنہ دونوں کے خواب میں دن اور تاریخ ایک ہی ہیں۔ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ جنگل سے نکل کر باہر آ رہے ہیں۔ چہرے پر پریشانی ٹپک رہی ہے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں۔ میں نے سوال کیا کہ "آپ کا کیا حال ہے؟ خیریت تو ہے۔" کہنے لگے۔ مت پوچھو۔ بہت ہی بُرا حال ہے۔ یہاں سے لوٹ جاؤ صبح ہوئی تو بیوی نے کہا کہ آج میں نے ہمدانی صاحب کو خواب میں دیکھا ہے۔ میں نے کہا کیا دیکھا ہے؟ تو انہوں نے بالکل وہی خواب بیان کیا فرق صرف جنگل اور مکان کا ہے۔ میں بہت ہی حیران ہوا اور سوچا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ اس خواب کے تین ماہ کے بعد "بہائی شریعت پر تبصرہ" (جو مکرم جناب مولوی ابو العطاء صاحب کی لکھی ہوئی کتاب ہے) میری نظر سے گذری۔ جس وقت اس کتاب کو مکمل پڑھ چکا تو میں ششدر رہ گیا۔ کیونکہ (بہائی شریعت کی کتاب) اقدس اس سے پہلے مجھے کبھی دکھائی نہیں گئی تھی۔ اور نہ یہ معلوم تھا کہ اقدس بھی کوئی کتاب بہائیوں کی ہے۔ مجھے فوراً ہمدانی صاحب والا وہ خواب یاد آگیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ خواب بالکل سچا تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ ہمیں لائلپور سے چنیوٹ چلے جانا چاہیئے۔ چنانچہ ہم چنیوٹ چلے آئے۔

دل میں یہ بات پیدا ہو چکی تھی کہ جناب مولوی ابو العطاء صاحب سے ملنا چاہیئے جن کی بدولت ہمیں اس ہلاکت سے نجات ملی ہے۔ اس لئے ربوہ حاضر ہوا۔ اتفاقاً اس دن جناب مولوی صاحب کہیں باہر تشریف لے گئے تھے آپ سے تو ملاقات نہ ہو سکی البتہ ایک اور احمدی دوست جناب عبد اللطیف صاحب خوشنویش سے ملاقات ہوئی جو بہت ہی خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے واقفیت دلانے کے بعد حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ کی بعض کتب مطالعہ کے لئے عنایت فرمائیں۔

دوبارہ جب حاضر ہوا تو جناب مولوی ابو العطاء صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ سے مل کر از حد خوشی ہوئی۔ کیونکہ ہر اس مسئلہ پر جو ہماری سمجھ میں نہیں آتا تھا انہوں نے ہماری ہر طرح رہنمائی کی۔ ہر مسئلہ کو فصاحت وبلاغت سے سمجھایا۔ بعض مسائل پر کافی وقت صرف کیا۔ اسلئے میں مولوی ابو العطاء صاحب کا بہت مشکور ہوں۔ یہ مسائل کا سلسلہ کافی عرصہ چلتا رہا۔ آخر ہم اس فیصلہ پر خداوند کریم کے حکم سے پہنچے کہ بغیر کسی چون وچرا کے بیعت کر لینی چاہیئے اور جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ ساتھ ساتھ میں نے بیوی بچوں کو بھی تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے وہ لوگ بھی تیار ہوئے۔ یہ بھی خدا کا فضل ہمارے ساتھ ہوا۔ ورنہ بڑی الجھن رہتی کہ میں تو احمدی ہوتا اور میرے بیوی بچے کسی دوسرے عقیدہ پر ہوتے۔

اس لئے ہم نے جن کی تعداد نو افراد پر مشتمل ہے بروز جمعہ بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۶۲ء کو بیعت کر لی اور ہمیں جماعت احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں استقامت بخشے۔ فقط

حقیر خادم جماعت احمدیہ
محمد احسن عظیم آبادی
۱-۵-۶۲

درخواست ہائے دعا

۱- میں بواسیر کی تکلیف سے بہت بیمار ہوں درویشان قادیان اور احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

عاجز عبد اللطیف پنشنر سابق ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ حال $\frac{39}{7}$ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

۲- ہمارے لئے بہت سی پریشانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل ورحم سے ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(نیاز قطب احمد بٹ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۵ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں احباب نوٹ فرمالیں (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

نام جماعت و ضلع	

قصور ضلع لاہور

ملک عبدالعزیز صاحب	صدر
خواجہ محمد عثمان صاحب	سیکرٹری مال — وصایا
ملک خلیل الرحمان صاحب	” امور عامہ و خارجہ
شیخ محمد اسلم صاحب	” اصلاح و ارشاد
محمد صادق صاحب فاروقی	جنرل سیکرٹری — آڈیٹر
حاجی نذیر محمد صاحب	سیکرٹری ضیافت

گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ

حکیم محمد رشید صاحب	صدر
میاں خورشید احمد صاحب	سیکرٹری مال
چوہدری سعید احمد صاحب	” امور عامہ
” محمد شریف صاحب	” اصلاح و ارشاد
” احمد علی صاحب	” زراعت
” محمد شفیع صاحب	امین

کبیروالہ ضلع سیالکوٹ

چوہدری محمد بدرالدین صاحب	صدر
محمد اشرف صاحب	سیکرٹری مال
چوہدری فیض احمد صاحب	” امور عامہ
سید حسین علی شاہ صاحب	سیکرٹری وصایا

چک ۲۳ / ۱۰-R ضلع ملتان

چوہدری محمد الدین صاحب	صدر
مرزا لال محمد صاحب	سیکرٹری مال

میرپور آزاد کشمیر

کیپٹن ڈاکٹر محمد الدین صاحب	صدر
مرزا محمد یوسف صاحب	سیکرٹری مال

عارف والا ضلع منٹگمری

چوہدری عزیز اللہ صاحب	صدر

نام جماعت و ضلع	

خوشاب

چوہدری محمد اسماعیل صاحب	صدر
میاں محمد نذیر صاحب	سیکرٹری مال
چوہدری نثار احمد صاحب	” امور عامہ۔ آڈیٹر
ملک محمد حسین صاحب	” اصلاح و ارشاد و تعلیم
رانا حمید اللہ صاحب	” ضیافت
مولوی عبدالکریم صاحب	امین

ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد

چوہدری نذیر احمد صاحب	صدر
خان ضیاء الرحمان صاحب	سیکرٹری مال
ڈاکٹر رشید احمد صاحب اختر	” اصلاح و ارشاد

کماس ضلع لاہور

سردار غلام احمد صاحب مصطفیٰ	صدر
سردار نور احمد صاحب مرتضیٰ	سیکرٹری مال
رانا محمد یوسف صاحب	” امور عامہ
سردار محمد ابراہیم صاحب	” اصلاح و ارشاد

کھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

چوہدری عبدالسلام اختر	صدر
ماسٹر بشیر احمد صاحب زاہد	سیکرٹری مال

سید غلام احمد صاحب شاد	سیکرٹری اصلاح و ارشاد
مولوی محمد عثمان صاحب	محاسب

چک ۶۱ R.B بیدیانوالہ ضلع لائلپور

صوفی عبداللطیف صاحب	صدر

چک ۵۹۱ گ ب ضلع لائلپور

حاجی اصغر علی صاحب	صدر
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	سیکرٹری مال

چک ۹۱ / ۱۰-R ضلع ملتان

چوہدری علی محمد صاحب	صدر
” محمد صدیق صاحب	سیکرٹری مال
” پیر محمد صاحب	” اصلاح و ارشاد
” سراج الدین صاحب	” وصایا
” محمد حیات صاحب	” زراعت

چک ۱۱ چھور ضلع شیخوپورہ

ڈاکٹر غلام قادر صاحب	صدر
چوہدری غلام احمد خان صاحب	سیکرٹری مال
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	” امور عامہ
ڈاکٹر غلام محمد صاحب	” اصلاح و ارشاد
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد	” ضیافت
چوہدری عزیز احمد صاحب	آڈیٹر

چک ۲۵۵ / E.B ضلع منٹگمری

ماسٹر عبدالعزیز صاحب	صدر
مولوی محمد شریف صاحب	سیکرٹری مال

چک ۱۳ / ۸-R ضلع ملتان

ملک اللہ دتہ صاحب	صدر
چوہدری خلیل الرحمان خان صاحب	سیکرٹری مال

تلاش گمشدہ

میرا بھتیجا عزیزم سلیم احمد شاد بعمر قریباً ۱۹ سال ولد برادرم شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لاہور قریباً پانچ ماہ سے مفقود الخبر ہے ہم سب متعلقین اس کی جدائی سے بہت ہی فکر مند اور مغموم ہیں۔ خیال ہے کہ وہ کراچی میں ہے۔ کراچی کے احباب جماعت اس کی تلاش کرکے مجھے پتہ دیں۔ اگر عزیزم سلیم احمد شاد خود یہ اعلان پڑھے تو جلد گھر آجائے۔ اگر کوئی امر مانع سمجھے تو اطلاع ملنے پر میں پہنچکر لے آؤنگا۔

محمد بدرالدین احمدی بمقام کیرانوالہ — براستہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات —

درخواستہائے دعا

۱۔ ہمارے ایک مخلص احمدی پر فالج کا حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے اُن کا دایاں بازو اور دائیں ٹانگ بالکل بیکار ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا کریں (منظور احمد ظفر چک ۱۱/۳۱ ڈاکخانہ ۱۱/۱۳۱)

۲۔ مکرم مولوی عبدالباقی صاحب ایم اے مینیجر کنری فیکٹری آنکھوں کے اپریشن کی خرابی کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ اب نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار فضل الرحمٰن محمد آباد اسٹیٹ)

۳۔ میری بچی سعیدہ کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے (ماسٹر عبدالرحمٰن مکان ۱۷ بلاک ۲ کریم پارک کچا راوی روڈ لاہور)

۴۔ میرا محکمانہ امتحان شروع ہوا ہے۔ احباب کرام میرے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ (مسعود عالم)

ولادت

۱۔ مکرم میجر محمد صفدر باجوہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی صحت و درازی عمر اور نیک و صالح کے علاوہ خادم دین ہونے کے لئے دلی دعاؤں کی استدعا ہے۔ (مرزا خورشید بیگ)

۲۔ عزیزم سید جمال یوسف صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد معید صاحب مرحوم کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو اللہ تعالیٰ نے ۳ ر ۶۲ اور ۴ ر ۶۲ کی درمیانی شب کو دو لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور نیک زندگی عطا کرے (سید مبارک احمد سرور)

۳۔ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب مسلم وقف جدید کے ہاں مورخہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ لڑکا تولد ہوا نومولود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم مولوی غلام رسول صاحب مرحوم آف رانجھا جاگوکیاں ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (خواجہ ...)

دعائے مغفرت

محترمہ نور بی بی صاحبہ بیوہ محترم چوہدری نظام الدین صاحب ملہی مرحوم سکنہ چک ۲۳ ٹ ب جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ ۴ رمئی بروز جمعۃ المبارک قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور احمدیت سے دلی انس و محبت رکھتی تھیں مرحومہ کا جنازہ مقامی جماعت کے احباب مرکز سلسلہ میں لائے۔ نماز جنازہ مورخہ ۵ رمئی بوقت صبح ۸½ بجے مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

زکوٰۃ کی دائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۶۷ میں محمد اسمٰعیل ٹیلر ماسٹر ولد امام علی قوم شیخ قریشی پیشہ کاروبار درزی عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن حال کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسی وقت حسب ذیل جائداد ہے ایک دکان جو کہ میں نے حال ہی میں نقد قیمت پر اپنے نام پر خرید کی ہے جس کی کل قیمت مبلغ ۲۵۲۰/- روپے ہے علاوہ ازیں میرے پاس اس وقت موجود سامان اشیاء ہیں جو کہ میری ذاتی ملکیت ہے۔ ایک پلف مشین قیمت ۳۵۰/- روپے ایک ریڈیو ۲۴۵/- روپے۔ ایک سائیکل ۲۵۰/- روپے ایک پنکھا بجلی ۲۲۰/- روپے ایک پستول بمع گولی ۲۷۵/- اور ایک ہیٹر بجلی قیمت ۷۰/- روپے جملہ قیمت ان اشیاء کی مبلغ ۱۴۱۰/- ہے۔ بموجب مفصلہ بالا تفصیل کے کل قیمت دکان و اشیاء مبلغ ۳۹۳۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ یک صد روپیہ ہے جو میں درزی کے کام سے کماتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ جو میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو اسکے جملہ جائداد و اثاث البیت وغیرہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میرا کوئی رشتہ دار کسی قسم کا حصہ میری اس جائداد سے لینے کا حقدار نہ ہوگا کیونکہ یہ سب جائداد میری اپنی کمائی سے پیدا کی ہوئی ہے۔ العبد موصی محمد اسمٰعیل کوئٹہ۔ گواہ شد محمد عیسیٰ جان سکرٹری اصلاح و ارشاد کوئٹہ ۲۴/۱۱/۶۱ گواہ شد محمد حیات پریذیڈنٹ کوئٹہ۔

نمبر ۱۶۴۰۵ ۔ میں فاطمہ بی بی زوجہ ظہیر الدین صاحب مرحوم قوم منگلا پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن ۱۶۸/ش چک منگلا ڈاکخانہ سلانوالی تحصیل و ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ راکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی اندازاً ایکصد پچیس روپیہ حمیل طلائی تین تولہ مالیتی چار سو روپیہ جھمکے طلائی وزنی ڈھائی تولہ مالیتی اندازاً دو صد پچہتر روپیہ نقد تین صد روپیہ ہے۔ کل جائداد کی قیمت ایک ہزار ایک سو روپیہ بنتی ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے خاوند مرحوم کو وفات پائے عرصہ دراز گذر چکا ہے۔ میں نے اپنا حق مہر جو اس وقت بالکل معمولی ہوا کرتا تھا اپنے خاوند کو بخش دیا تھا اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی زوجہ ظہیر الدین مرحوم والدہ محمد معصوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک منگلا ۱۶۸/۱۷۱ ش تحصیل و ضلع سرگودہا۔ گواہ شد بقلم خود محمد معصوم ولد ظہیر الدین قوم منگلا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ ش تحصیل و ضلع سرگودہا پسر حقیقی موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودہا ۱۵/۲/۶۱

نمبر ۱۶۴۰۶ میں محمد عبد اللہ ولد حاجی صالح محمد صاحب قوم منگلا پیشہ زراعت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن ۱۶۸/۱۷۱ چک منگلا ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ راکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ بفضل تعالیٰ میرے والد ماجد بقید حیات ہیں اس لئے اس وقت میری جائداد کوئی نہیں ہے ابھی وقت بطور مزارعہ والد صاحب کی زمین پر کام کر رہا ہوں جس کے ذریعہ سالانہ آمد تقریباً چھ صد روپیہ ہو جاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد عبد اللہ ولد حاجی صالح محمد چک منگلا بقلم خود ۱۶۸/۱۷۱ چک منگلا ڈاکخانہ سلانوالی تحصیل و ضلع سرگودہا۔ گواہ شد عبد القادر ابن صالح چک منگلا قائد خدام الاحمدیہ موصی ۶۹۸۵ برادر حقیقی موصی مذکور۔ گواہ شد ڈاکٹر میر رفیع احمد موصی ۹۷۴۱ ولد ڈاکٹر برکت اللہ صاحب سکنہ چک منگلا ضلع سرگودہا۔ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودہا۔

نمبر ۱۶۴۰۷ ۔ میں فتح بی بی بیوہ غلام فرید صاحب مرحوم قوم منگلا پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلا ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ راکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ طلائی بالیاں وزنی ۸ ماشہ قیمتی اندازاً ایک صد روپیہ ہے۔ میرے خاوند مرحوم کو فوت ہوئے زمانہ گزر گیا ہے اور میں نے اپنا حق مہر جو اس زمانہ میں محض ۲۵/- روپیہ تھا اپنے خاوند مرحوم کو بخش دیا تھا لہذا میں اس یکصد روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ نشان انگوٹھا فتح بی بی بیوہ غلام فرید مرحوم قوم منگلا سکنہ چک منگلا ۱۶۸/۱۷۲ تحصیل و ضلع سرگودہا۔ گواہ شد بقلم خود محمد معصوم ولد ظہیر الدین قوم منگلا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ شمالی تحصیل و ضلع سرگودہا گواہ شد بقلم خود عبد المجید قائد خدام الاحمدیہ چک منگلا تحصیل و ضلع سرگودہا گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۱۰/۱۱/۶۱ گواہ شد اقبال بشریٰ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ چک منگلا تحصیل و ضلع سرگودہا۔

نمبر ۱۶۴۰۹ ۔ میں بہشتاں بی بی بیوہ محمد حیات صاحب مرحوم قوم منگلا پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن ۱۶۸/۱۷۱ چک منگلا ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ راکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ طلائی بالیاں وزنی ۸ ماشہ قیمت اندازاً ایک صد روپیہ ہے میرے خاوند کو فوت ہوئے تقریباً ۳۵ سال گذر گئے ہیں اور میں نے اپنا مہر جو اس زمانہ میں بالکل معمولی تھا میں نے اپنے مرحوم خاوند کو بخش دیا تھا لہذا میں اس یک صد روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا بہشتاں بی بی بیوہ محمد حیات مرحوم سکنہ چک منگلا ضلع سرگودہا۔ گواہ شد بقلم خود عبد المجید قائد خدام الاحمدیہ چک منگلا پوتا موصیہ مذکورہ بالا چک ۱۶۸/۱۷۱ تحصیل و ضلع سرگودہا گواہ شد محمد شجاعت علی سینئر انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودہا ۱۴/۱۰/۶۱ گواہ شد اقبال بشریٰ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ چک منگلا ضلع سرگودہا۔

نمبر ۱۶۴۴۱ میں محمد نواب خاں ولد مہر ماچھی محمد خان قوم کملانہ سیال پیشہ زمیندارہ عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۱ء ساکن بستی وریام کملانہ ڈاکخانہ ڈب کلاں ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ رجنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے جو سالم تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں واقعہ ہے۔ تعداد رقبہ گھماؤں میں (اندازاً) بیگھہ چار کنال۔

نمبر شمار	نام موضع	مزارعہ	غیر مزارعہ	میزان	شرح فی بیگہ	قیمت
۱	بستی وریام	۱۲۵	۱۱۰	۲۳۵	مزارعہ شرح ۲۰۰/- روپے، غیر مزارعہ ۱۰۰/- روپے	۳۶۰۰۰/-
۲	کوٹلی جھنڈیدان ،،	۱۰	-	۱۰	،، ،، ۵۰/-	۵۰۰/-
۳	ڈب کلاں ،،	۴	-	۴	،، ،، ۶۰/-	۲۴۰/-
۴	بنڈی کملانہ	۲۵	۱۰	۳۵	مزارعہ ،، ۱۵۰/-، غیر مزارعہ ،، ۷۵/-	۴۵۰۰/-
۵	بھیراں ویدان	۱۰	۲۳	۳۳	مزروعہ غیر مزروعہ ۶۰/-	۱۹۸۰/-
میزان		۱۶۰	۱۵۷	۳۱۷		۴۳۲۲۰

مندرجہ لسٹ ہذا سالم میری جائداد غیر منقولہ جدی اور مشترکہ ہے جس میں سوائے پانچ حصہ داران کے قلیل المقدار حصہ کے باقی جملہ میرے حصہ داران بشرکا یان کھاتہ جات غیر احمدی ہیں اور اکثر تعداد کھاتہ جات مشترکہ ایسے ہیں جو قانون زرعی اصلاحات کے تحت ناقابل تقسیم ہیں (۲) اسکے علاوہ تقریباً بارہ ہزار روپیہ نقد میرا صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ میں بمد امانت جمع ہے یا جو جائداد ہر قسم اپنی پیدا کروں گا اس پر وصیت ہذا نافذ العمل ہوگی۔ مزید برآں میں ریٹائرڈ تحصیلدار رہوں مگر میری پنشن ماہوار منظور نہیں ہوئی جس وقت پنشن منظور ہوگی اس پر بھی وصیت ہذا نافذ العمل ہوگی۔ علاوہ ازیں میرے پاس جو جائداد منقولہ و غیر منقولہ تھی وہ میں نے اپنے ورثاء کو ہبہ کر دی ہے۔ لہذا اقرار کرتا ہوں کہ ۴۳۲۲۰/- روپیہ قیمت جائداد غیر منقولہ اور ۱۲۰۰۰/- روپیہ نقد کل ۵۵۲۲۰/- روپیہ کے دسواں حصہ (۱/۱۰) یعنی ۵۵۲۲/- روپیہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں اس زیر وصیت میں سے جس قدر روپیہ اپنی زندگی میں ادا کر جاؤں گا وہ مجرا کیا جائے باقی ماندہ روپیہ کی ادائیگی کے میرے ورثاء ذمہ دار ہوں گے۔ ۵ رجنوری ۶۲ء العبد خاکسار محمد نواب خان ریٹائرڈ تحصیلدار حال کملانہ ہاؤس بھگو روڈ جھنگ صدر۔ گواہ شد مہر نور احمد خان ولد مہر ولیداد خان قوم کملانہ سیال ساکن بستی وریام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی وریام۔ گواہ شد میر اختر خان پسر موصی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

"پاکستان کمیونسٹ چین کے بارے میں بھارت جیسی ناعاقبت اندیشانہ پالیسی اختیار نہیں کرے گا"

"ہم اپنے ہمسایہ ملکوں سے غیر ضروری منافقت کے خواہاں نہیں" ایس کے دہلوی کا بیان

راولپنڈی ۱۰ رمئی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس۔کے دہلوی نے کل یہاں کہا کہ پاکستان بھارت کی طرح چین کے معاملہ میں تنگ نظری اور ناعاقبت اندیشانہ پالیسی اختیار نہیں کرے گا۔ آپ نے کہا بھارت ایک ہی سانس میں امن اور جنگ کی باتیں کرتا ہے۔ لیکن ہمیں بھارتی لیڈروں کے اس تضاد پر کوئی حیرانی نہیں ہے وہ اہنسا کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور اسی سانس میں دھمکی کی باتیں بھی کرتے ہیں۔ جس کا مطلب تباہی ہے۔

مسٹر ایس کے دہلوی پاکستان اور چین میں دونوں ملکوں کے درمیان سرحدوں کی نشان بندی کے سلسلہ میں مذاکرات شروع کرنے کے سمجھوتہ کے بارے میں مغربی ملکوں کے ردعمل پر تبصرہ کر رہے تھے۔ آپ نے کہا پاکستان کی یہ بنیادی پالیسی ہے کہ اپنے ہمسایہ ممالک سے دوستانہ اور پرامن تعلقات رکھے جائیں اور اگر ہم اس مقصد کے تحت اپنے عظیم ایشیائی ہمسایوں کی جانب کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو اس میں کوئی غیر معمولی بات نہیں۔

مسٹر دہلوی نے کہا ہم اپنے ہمسایوں سے پُرامن اور دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم ان سے ہر قسم کے جھگڑوں سے احتراز کرتے ہیں اور غیر ضروری اختلافات سے بچنا چاہتے ہیں ہماری بنیادی پالیسی یہی ہے کہ تمام ملکوں سے دوستانہ تعلقات رکھے جائیں سیکرٹری وزارت خارجہ نے اس سلسلہ میں کہا اگر بھارت اپنے ہمسایوں سے دوستانہ اور پُرامن تعلقات قائم کرنے میں ناکام رہا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پاکستان بھی تنگ نظری اور ناعاقبت اندیشانہ پالیسی اختیار کرے مسٹر دہلوی نے کہا یہ بات باعث دلچسپی ہے کہ جب حفاظتی کونسل میں روسی مندوب بھارت کے "پرامن بیانات" کی قصیدہ خوانی کر رہا تھا۔ پنڈت نہرو بھارتی پارلیمنٹ میں یہ اعلان کر رہے تھے کہ بھارت کمیونسٹ چین سے (جو ہمارے خیال میں روس کا ایک اہم حلیف ہے) جنگ کرنے کے لئے تیار رہے۔ سیکرٹری نے کہا بھارتی لیڈروں کے بیانات میں تضاد اور ان کے فکری خلفشار پر ہم اب حیران نہیں ہوتے کیونکہ یہ ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ آپ نے کہا وہ ایک ہی سانس میں گرم و سرد باتیں کہہ جاتے ہیں وہ امن کی باتیں بھی کرتے ہیں اور جنگ کی بھی۔

طالب علم تعلیمی ترقی اور قومی تعمیر نو میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں"

"یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کو حقائق کا مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہیئے"

صدر ایوب

کراچی ۱۰ رمئی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل طالب علموں سے کہا ہے کہ وہ معمولی معمولی باتوں پر لڑنے جھگڑنے کی بجائے تعلیمی ترقی اور قومی تعمیر نو کے اہم کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں صدر کراچی یونیورسٹی کے کانووکیشن کی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔

صدر ایوب نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا طلبہ ہڑتالیں کرکے اور معمولی معمولی باتوں پر لڑنے جھگڑنے سے اپنے ملک کو اور خود اپنے تئیں نقصان پہنچا رہے ہیں۔ آپ نے کہا موجودہ نسل کے طالب علموں کو وہ سہولتیں اور مواقع حاصل ہیں جن کا پچھلی نسلوں کے طلباء تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اس کے باوجود وہ کبھی ہڑتالیں اور غلط طرز عمل اختیار نہیں کرتے تھے۔ صدر نے کہا اگر ہمیں کچھ دشواریاں بھی پیش آتی تھیں تو ہم ان کا مقابلہ کرتے تھے۔

صدر نے طالب علموں سے کہا کہ اگر آپ کو کچھ دشواریاں درپیش ہیں تو آپ کو ان کے مقابلے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ دشواریوں کا مقابلہ کرکے آپ لوگ بہتر انسان بن سکیں گے۔

صدر نے کہا ہر یونیورسٹی اور ہر ادارے کو زندگی کے حقائق کا مردانہ وار سامنا کرنا چاہیئے صدر نے بتایا کہ حکومت پانچسالہ منصوبے کے دوران تعلیمی ترقی کے لئے ایک ارب ساٹھ کروڑ روپیہ صرف کر رہی ہے یہ بڑی رقم ہے اور حکومت اس سے اچھے نتائج حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن یہ دیکھ کر دل دکھتا ہے کہ بعض انتشار پسندوں کے بہکانے پر یا معمولی شکایات پر طالب علم عقل کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور غلط طرز عمل اختیار کر لیتے ہیں۔ صدر ایوب نے اپنی فی البدیہہ تقریر کا آغاز ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری دیئے جانے پر یونیورسٹی کے حکام اور چانسلر کے شکریہ سے کیا۔ آپ نے کہا میں ایک طویل عرصہ سے کراچی یونیورسٹی سے متعلق ہوں۔ اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ کے سابق وائس چانسلر کو یونیورسٹی کو شہر سے باہر کیمپس میں منتقل کرنے میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ یہ فیصلہ بڑا جرأت مندانہ اور دانشمندانہ تھا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ہمیں اس مشکل کام کو سرانجام دینے کے لئے ڈاکٹر قریشی موجودہ وائس چانسلر مل گئے ہیں۔

صدر نے اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ کراچی یونیورسٹی کے طلباء میں نظم و ضبط بہتر ہو گیا ہے۔

ضروری اعلان

مودودی صاحب کے رسالہ ختم نبوت پر تبصرہ

دوستوں کی طرف سے یہ مطالبہ آیا ہے کہ مودودی صاحب کے رسالہ ختم نبوت کا جواب مختصر طور پر بھی ہونا چاہیئے سو دوستوں کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس رسالہ پر مختصر تبصرہ چند دنوں تک انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ جتنی کاپیوں کی ضرورت ہو جماعتیں طلب کر سکتی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

فرحت علی جیولرز فون نمبر ۲۶۲۳

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

امانت فنڈ تحریک جدید

حضرت اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میری تجویز ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے تو اسکو کھا سکو۔ اور اس غرض سے میں نے تحریک جدید وا امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدے میں رہتا ہے۔ پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے۔ خواہ روپیہ یا دو پیسے کیوں نہ ہوں"

پس حضور اقدس کے اس ارشاد کے مطابق احباب کو چاہیئے کہ وہ امانت فنڈ میں اپنا روپیہ جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

12 MAY 62

ہمدرد دلنسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے